ترجمان الحدیث

شیخ الحدیث مولانا ذوالفقار علی طاہر رحمۃ اللہ علیہ

کا سانحہ ارتحال

پروفیسر مولا بخش محمّدی

۳ جنوری ۲۰۱۸ کی شام کو جیسے ہی کالج کی ڈیوٹی سے فارغ ہوکر واپس گھر پہنچا تو موبائیل پر کالز اور ایس ایم ایس آنا شروع ہوگئیں، جن میں یہ روح فرسا اور المناک خبر ملی کہ اسلامی علوم وفنون کے ماہر، تدریس کے شہنشاہ، عالم ربانی، جماعت اہلحدیث سندھ کے روح رواں، اور ماہنامہ مؤقر دعوت اہلحدیث حیدرآباد کے مدیر شہیر، حضرت مولانا ذوالفقار علی طاہر کراچی کے ایک جان لیوا ٹریفک حادثے میں خالق حقیقی سے جاملے بار بار زبان پر انا للہ وانا الیہ راجعون جاری ہوگیا۔

شدیم خاک ولیکن ببوئے تربت ما
تواں شناخت کزین خاک مرد مے خیزد

آہ۔ جس مرد حق نے اسلام کی آفاقیت وحقانیت کے لئے پوری زندگی وقف کردی جس نے باب الاسلام سندھ کے دور افتادہ، گاؤں، میں شرک وبدعت کے بتکدوں میں آذان حق دی وہ اچانک ہم سے بچھڑ کر پیوندہ خاک بن گیا، ابوزبیر ذوالفقار علی طاہر بن حمزہ علی (متوفی ۲۰۰۵ع) بن مرحوم غلام حیدر خان (متوفی ۱۹۸۳ع) بھی اپنے دور کے انتہائی نیک سیرت، پرہیزگار، اور صالحین میں شمار ہوا کرتے تھے، مولانا ذوالفقار علی طاہر تحصیل کھپرو ضلع سانگھڑ کے شہر سامارو موری میں ۴ مارچ ۱۹۷۲ع میں پیدا ہوئے، آپ نے ابتدائی تعلیم پرائیمری اور قرآن عظیم ناظرہ اپنے گاؤں میں حاصل کی، جس کے بعد آپ نے مڈل اور میٹرک بھی کھپرو سے کیئے، جس کے بعد انکے اقرباء کی خواہش پر انہوں نے علوم اسلامیہ اور درس نظامی کے لئے باقائدہ مدرسہ قاسم العلوم ٹنڈو آدم روڈ میرپور خاص میں داخلہ لیا، جہاں ابتدائی فارسی اور عربی کے قوائد سے تعلیم شروع کی، انکے اساتذہ کرام عموماً دیوبند مکتب فکر کے حامل تھے، جن میں سے چند کا تذکرہ حسب ذیل ہے۔

ا۔مولانا غلام قادر مرّی پھلڈیوں سانگھڑ والے جن سے مولانا طاھر نے ابتدائی کتب فارسی کے قوائد، پہلی فارسی، کریما، نامہ حق، پندنامہ وغیرہ پڑھیں۔

۲۔مشہور مصنف، اسلامی اسکالر، پروفیسر مولانا حکیم امیر الدین مہر حفظہ اللہ تعالی سابق ڈائریکٹر الدعوۃ اکیڈمی اسلام آباد سے بھی باقائدہ ترجمۃ القرآن ،اور عربی گرائمر صرف ونحو اور ادب کی کتب پڑھیں۔

۳۔مولانا عطاء اللہ خاصخیلی ٹنڈو آدم والے سے آپ نے صرف ،نحو، بالخصوص علم الصّیغہ میں مثالی مہارت تامہ حاصل کی۔

۴۔مولانا سعید احمد خان مکرانی وغیرہ سے بھی عربی اور فارسی کتب پڑھیں جن میں اخلاق محسنی، گلستان وبوستان سعدی اور'مالا بدمنہ' شامل ہیں

۵۔مولانا سید احمد سعید وغیرہ سے بھی عربی فارسی کا مروّجہ کورس پڑھا، واضح ہو کے اس دور میں مدارس اسلامیہ کے کورس میں فارسی بے حد ضروری تھی چونکہ ایک عالم دین کا فارسی سے جھل بھت سارے علوم فنون اور معلومات کے خزینہ سے محروم کر دیتا ہے،اس زمانہ میں تو عربی گرائمر بھی فارسی کتب میں پڑھائی جاتی تھی مثلاً مشہور کتاب ارشاد الصرف اور اس کی شرح وغیرہ بے انتہا علمی افادیت کی حامل تھی، (جیسا کہ خود راقم الحروف نے دو سال تک مدارس اسلامیہ میں فارسی مکمل کر کے پھر منشی فاضل کا امتحان پاس کیا) بھر حال مروجہ نصاب کو مکمل کرنے کے بعد مولانا ذوالفقار علی طاہر نے تقریباً ایک برس تک مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث لیاقت کالونی (گھمن آباد) حیدرآباد میں محنت وعرق ریزی سے عربی کی ابتدائی جماعت پڑھی جہاں انہیں فضیلۃ الشیخ حافظ محمد ایوب صابر، مولانا عبدالغفور رؤف، شیخ شبیر احمد، شیخ محمد ذکریا وغیرھم جیسے باوقار اساتذہ کرام سے کتب کماحقہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔جس کے بعد ۱۹۸۸ع میں آپ نے عربی کی جماعت دوئم کے لیئے کراچی کی قدیم علمی ادبی اور باوقار دینی درسگاہ جامعہ دارالحدیث رحمانیہ سفید مسجد سولجر بازار میں داخلہ لیا جہاں سے بفضل خدا بقیہ علوم وفنون کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر ۱۹۹۴ع میں فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ تعالی جیسے اور فضیلۃ الشیخ علامہ عبداللہ ناصر رحمانی جیسے

محدث العصر علمی شخصیات سے دستار فضیلت وسند الفراغ سے سرفراز ہوئے انکو اپنی پوری جماعت میں اوّل پوزیشن ملی جس کے باعث انعام واکرام کے مستحق ٹھہرے، جہاں پر آپ نے اپنے وقت کے کئی جلیل القدر عُلمائے عظام سے اکتساب علم کیا تھا، مثلاً استاد محترم علامہ عبد اللہ ناصر رحمانی سے الفیہ ابن مالک، شرح نخبۃ الفکر، جامع ترمذی، سنن نسائی اور صحیح البخاری جلد دوئم وغیرہم جیسی کلیدی کتب پڑھیں، ان کے علاوہ دیوبندی عالم دین مولانا غلام رسول سے دستورالمبتدی، اصول شاشی، قدوری، ھدایہ، شرح جامی کے علاوہ تفسیر جلالین وتفسیر بیضاوی جیسی اہم کتب بھی پڑھیں، اسی ادارے میں میرے دیرینہ دوست، مرحوم مفتی محمد صدیق رحمہ اللہ تعالیٰ جیسی فاضل شخصیت سے آپ نے شرح تہذیب، مولانا امان اللہ ناصر سے حجۃ اللہ البالغہ، سید محمد شاہ سے سنن ابوداؤد، الشیخ عبدالمجید سادھوی سے بلوغ المرام، شیخ افضل سردار سے مشکوٰۃ المصابیح (مکمل) فضیلۃ الشیخ محمد داؤد شاکر حفظہ اللہ تعالیٰ سے معلم الانشاء، مقامات حریری، استاد العُلماء مولانا عبداللہ چیمہ، جیسی قد آور شخصیت سے کافیہ پڑھی، مزید فضیلۃ الشیخ محمد افضل اثری حفظہ اللہ تعالیٰ سے مرقاۃ، علم الصّیغہ، شرح مأۃ عامل، ھدایۃ النحو، سنن ابن ماجہ، صحیح مسلم جلد اوّل و دوئیم، صحیح البخاری جلد اوّل جیسی گرانقدر علمی کتب پڑھنے کی سعادت حاصل کی، اس طرح مولانا ذولفقار علی طاھر نے فراغت کے بعد ایک سال تک مشہور علمی ادارے جامعۃ الاحسان کراچی اور چار سال تک جامعہ دارالحدیث رحمانیہ میں فن تدریس کے فرائض بحسن وخوبی سرانجام دیئے، اسی دوراں آپ نے وفاق المدارس السلفیہ سے شھادۃ العالمیہ اور کراچی یونیورسٹی سے 'مولوی فاضل عربی' بھی پاس کرلیا، سچ ہے۔

؎ کلیوں کو میں سینے کا لھُو دے کر چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

حسن اتفاق سے مولانا ذوالفقار علی طاھر نے اپنی پیدائش کے پورے بیس ۲۰ سال کے بعد ۴ مارچ ۱۹۹۲ء کو اپنی خالہ کی بیٹی سے شادی کی جس سے اللہ تعالیٰ نے انکو دو فرزند عطا فرمائے۔

۱۔زبیر ۲۔زھیر جو ابھی طالب علمانہ کاوشوں میں مصروف عمل ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے والد کا جانشیں بنائے مولانا طاھر اپنے خانداں میں پہلے فرد تھے جس نے مدارس اسلامیہ سے علوم وفنوں میں

تکمیل کر کے اپنے علاقہ میں کتاب وسنت کی دعوت دی،

؎ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

۱۹۹۹ع میں سندھ کے بطل جلیل فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی کے حسن انتخاب پر الجامعہ المعہد السّلفی للتعلیم والتربیہ کراچی میں ایک باوقار استاد اور محسن منتظم کے عہدے پر مولانا طاہر فائز ہوئے، پھر یہ اشاعت کتاب وسنت کا سلسلہ پورے انیس سال تک باقائدہ جاری رہا، تا آنکہ مولانا طاہر نے جاں جانِ آفریں کے حوالے کی، آپ ہمیشہ 'تواضع لِلّٰہِ' کا عکس نظر آیا کرتے تھے، مزید یہ کہ مئوقر ماہنامہ دعوت اہلحدیث کے اردو شمارے کی ادارت بھی یکم ستمبر ۲۰۱۰ سے تادم واپسی باقائدہ مولانا طاہر کی زیر نگرانی رہی، مولانا طاہر کے سانحہ ارتحال سے ویسے تو پوری جماعت تنہا ہوگئی لیکن مئوقر دعوت اہلحدیث جامعہ المعہد السّلفیہ اور علامہ عبداللہ ناصر رحمانی اپنے عزیز القدر رفیق وشفیق سے محروم ہوگئے۔

؎ ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم
تعبیر ہے جس کی حسرت وغم اے ہم نفسو وہ خواب ہیں ہم (شاد عظیم آبادی)

مولانا ذوالفقار علی طاہر بیک وقت ایک بہترین داعی، مؤثر خطیب، مثالی مدرس و منتظم، جمیعت اہلحدیث کی مجلس مشاورت کے ممبر، سندھ کے ناظم امتحانات اور مؤقر دعوت اہلحدیث کے مدیر شہیر تھے، انہوں نے خصوصاً فن تدریس میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں، 'دعوت اہلحدیث' کے پرمغز اداریے، جاندار محققانہ مضامین، مقالات علمیہ، حالات حاضرہ سے باخبر رہ کر بھرپور بے لاگ تجزیئے، شذّرات علمیہ کے علاوہ جب بھی کسی معاصر نے بلاوجہ طائفہ منصورہ، مسلک اہلحدیث اور کتاب وسنت کے خلاف لکھا تو مولانا طاہر مرحوم نے بروقت بھرپور علمی تعاقب کرتے ہوئے کلمۃ الحق کا فریضہ سرانجام دیا، مختصراً آپ لایخافون لومۃ لائم کے پیکر تھے۔

؎ کہتا ہوں وہ ہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

مولانا طاہر صاحب طلباء کی تعلیم وتربیت پر بھرپور توجہ دیا کرتے تھے، اسباق کی باقائدگی کے متعلق ہمیشہ متفکر رہا کرتے تھے، وہ پہلے خود وقت کی پابندی کرتے پھر اوروں کو کہتے،

اس بات کی گواہی آج بھی علماء وطلباء دیتے ہوئے نظر آتے ہیں، مولانا طاہر کا طریقہ تدریس انتہائی جاندار، پروقار، مدلّل، علمی انداز میں سہل، عام فہم، مختصر مگر سحر انگیز ہوا کرتا تھا، مشکل موضوعات کو بھی احسن انداز سے طلباء کو ذھن نشین کرادیا کرتے تھے، جامعہ کے پورے عملے سے انکا انتہائی مشفقانہ رویہ رہا، آپ طلباء کے سامنے اٹھتے بیٹھتے صورت وسیرت میں اپنے اکابر اسلاف کی جیتی جاگتی تصویر نظر آتے، مولانا ذوالفقار علی ویسے تو معقولات ومنقولات میں مہارت تامہ رکھتے تھے، تاھم الجامعہ المعھد السّلفی للتعلیم والتربیہ میں انکے حوالے جو اسباق ہوا کرتے تھے ان میں تفسیر جلالین، صحیحین، مؤطا امام مالک سنن اربعہ، مشکوٰۃ المصابیح، شرح نخبۃ الفکر، حجۃ اللہ البالغہ، فصول اکبری، ھدایت العمرات وغیرہ شامل تھیں، جن سے طلباء خوب استفادہ کیا کرتے تھے۔

آہ۔ آج جامعہ المعھد السّلفی کے ہونہار تلامذ اپنی کتابیں کھولے دار التدریس میں اپنے محسن مرّبی استاد المکرّم کے علمی فیوض وبرکات سے استفادہ کے لیے نمناک آنکھوں سے چشم براہ ہونگے، لیکن یہاں سے جانے والے بھی کبھی واپس لوٹے ہیں؟ عرصہ تک طلباء ان کو بھول نہ پائیں گے،

دستک ہوئی دوڑ کے دھلیز تک گیا،
باہر ہوا کا شور تھا، چہرہ اتر گیا،

مولانا طاہر اتباع سنت کا حد سے زیادہ اھتمام کیا کرتے توحید وسنت کو اپنے لیے متاع گرانمایہ سمجھتے تھے، سچائی، سادگی، کفایت شعاری، عاجزی، فروتنی، انکساری اور رواداری انکا شعار تھا، کُن فی دنیا کانک غریبٌ او عابر سبیل کا آپ مظہر تھے۔

جس سے زینت تھی چمن کی پھول وہ مرجھا گیا
گلشن علم و عمل پر چھا گئی اک دم خزاں

ویسے تو انکے تلامذہ انکے دروس علمیّہ سے استفادہ کرنے والے لاتعداد تھے تاھم چند علماء کرام کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ حافظ عبدالمالک مجاھد، مولانا حزب اللہ بلوچ، حافظ محمد شعیب سلفی، حافظ عبداللہ شمیم، حافظ محمد عثمان صفدر، حافظ فاروق کمبوہ، حافظ اصغر محمدی، حافظ عبدالرحمن محمدی، حافظ حبیب احمد ثاقب، شیخ عبدالصمد مدنی حفظہ اللہ جیسے لاتعداد علماء کرام شامل ہیں۔

میری ویسے تو مولانا طاہر سے دیرینہ دوستی تھی لیکن چند سال قبل جامع بدیع العلوم مٹھی کے امتحانات سے فارغ ہوکر انہوں نے ایک دن اور رات 'خاکسار' کے غریب خانے کو رونق بخشی پھرپورا وقت کتابوں اور راشدی برادران کے متعلق یادوں کے ساگر موضوع بحث آتے گئے پھر اتنا خوش ہوئے کہ ناچیز اور میری لائبریری پر دعوت اہلحدیث میں ایک بھرپور اداریہ لکھ ڈالا، آپ نے دو مرتبہ ۲۰۱۳ع اور ۲۰۱۵ع میں عمرے کی سعادتیں حاصل فرمائیں، انکی غربت، سادگی، بے سروسامانی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب انکا ایکسیڈنٹ میں اچانک انتقال ہوا تو ایک گاڑی میں اہل خانہ، گھر کا مختصر سامان، چند کھانے کے برتن، ایک دو ٹین کی پیٹیاں اور اوڑھنے بچھانے کے لیے رلیاں تھیں۔

ے ایک ایک کر کے ستاروں کی طرح ڈوب گئے
ہائے کیا لوگ میرے حلقہ احباب میں تھے

مولانا طاہر دل آویز اور سحر انگیز شخصیت کے مالک تھے، وہ بیک وقت مخلص دوست، مثالی داعی، ممتاز قلمکار، انشاپرداز، بہترین مترجم، باکردار معلم، نفیس مرّبی تھے، میں نے ہمیشہ انکو نہایت اختصار، جامعیت، پرمغز، معقولیت کے ساتھ حقیقت پسندانہ، جامع، مدلل اور محتاط گفتگو کا عادی پایا۔

ے کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم سے
جن کو تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

میں نے انکو افکار علوم اسلامیہ کے ساتھ، حالات حاضرہ کی حسّاسیت اور نزاکتوں سے بھی خوب واقف پایا، دینی تڑپ رکھنے والے جماعتی احباب کے وہ نہ صرف قدردان تھے بلکہ دوسروں کے جذبات ونظریات احساسات کی قدر کرنے کے فن سے بھی شناسا تھے، وہ روبرو ہوں، فون پر ہوں، خط وکتابت سے مخاطب ہوں مگر ہمیشہ محبت، مؤدت، شفقت، عزت اور اپنائیت کے فن سے متصف نظر آتے تھے، میں نے مدت مدید سے انکو باہمی اعتماد، بردباری، تحمل مزاجی، فہم وفراست میں مثالی انسان پایا۔

؎ مٹ چلے میری امیدوں کی طرح حرف مگر
آج تک تیرے خطوط سے تیری خوشبو نہ گئی
(اختر شیرانی)

وہ مادری زبان سندھی ہونے کے باوجود اردو مبیّن کی نزاکتوں سے بھی شناسا تھے پوری حیاتی اپنے اصولوں پر کارآمد رہے لیکن کبھی بشری تقاضا کے تحت اگر کوئی کمی بیشی رہ جاتی تو مطلع ہونے پر ایک لحہ بھی اعتراف میں تاخیر نہیں کرتے تھے، وہ شدید مخالفت میں بھی 'مغلوب الغضب' ہونے کے مرض سے مبرّا تھے، مولانا طاھر کو نابغہ روزگار علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدیؒ اور فضیلۃ الشیخ علامہ عبداللہ ناصر رحمانی کی خصوصی تربیت، توجہ، محبت واعتماد نے ایک معتدل مزاج بلند پایہ عالم بنا دیا تھا ان مایہ ناز شخصیات کی تربیت وشفقت سے آپ ایک تراشا ہوا ہیرہ محسوس ہوتے تھے، انکے اچانک سانحہ ارتحال سے پوری جماعت کا ناقابل تلافی نقصان ہوا، وہ مدت تک یاد آتے رہیں گے۔

؎ اُجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہوجائے

مختصرًا آپ صالح صفت، راست باز، وضعدار، مہذب، شائستہ اور دھیمہ لہجہ کے مالک تھے، انکے جاننے والے بخوبی جانتے ہیں کہ وہ ضرورت سے زیادہ عامیانہ گفتگو سے ہمیشہ احتراز کیا کرتے، صاف گو سیدھے سادے متقی پاکیزہ اوصاف، عبادت گذار انسان تھے، کبھی انکو کسی سے حسد کرتے نہیں دیکھا، وہ دوسروں میں ہمیشہ حسنِ ظن رکھا کرتے تھے، وہ کسی زندہ یا انتقال شدہ مسلمان بھائی کی غیبت، عیب جوئی، تعصب اور کردار کشی سے کوسوں دور رہتے، ورنہ موجودہ دور میں ایسی زندگی گذارنا بیحد مشکل ہے، بلکہ یہ اوصاف حمیدہ اب 'عنقا' ہوتے نظر آتے ہیں،

؎ زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے
(ثاقب لکھنوی)

مولانا ذوالفقار علی طاہر خالصتاً علمی ذوق کے حامل بزرگ تھے، ان کا علوم قرآنی واحادیث رسول ﷺ سے بے انتہا شغف تھا بلاشبہ آپ ان علمائے عظام میں سے تھے جن کا اوڑھنا بچھونا اتباع سنت تھا، ایسے اصحابِ علم وفضل اقوام میں مدتوں کے بعد جنم لیتے ہیں، آپ نے پوری حیاتی سوز دل سے فکر ونظر کے چراغ روشن کیئے انکی یادیں اور باتیں زبانوں کو حلاوت اور نگاہوں کو بصیرت عطا کرنے والی تھیں،

سالہا زمزمہ پرواز جہاں خواھد بود
زاین نواھا کہ دراین گنبد گردن زدہ است

مولانا ذوالفقار علی طاہر کو مرحوم لکھتے ہوئے قلم کانپتا ہے دل دکھتا ہے، انکی شیریں یادوں اور باتوں سے دل لبریز ہے، جب بھی ان سے ملاقات ہوتی تو انکی آنکھوں میں تبسم چہرہ پھول کی طرح کھِل اٹھتا اور پھر ہمیشہ کی طرح رنگ آشنائی سے نوازتے لیکن خالقِ کائنات کے فیصلے کے سامنے کسی کو چوں وچراں کی کیا مجال ہے؟ کلُّ مَن علیھا فان' مولانا طاہر اپنے لاکھوں چاہنے والے محبت کرنے والے طلباء، اساتذہ، عُلماء، عامۃ الناس، اعزہ اقرباء اور قریبی رشتہ داروں کو دکھی دل چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جاملے،

اے رونق ہائے محفل ما۔ رفتید و لے نہ از دل ما

غم فرقت بھی کیا عجیب ہے جس سے جتنا تعلق خاطر ہوتا ہے اُتنا غم بھی زیادہ، ایسے لوگوں کی باتیں اور یادیں مدت تک تڑپاتی رہتی ہیں، اور ایسے لوگ اب ملتے بھی کہاں ہیں؟

یاالٰہی! تیرہ عاجز مخلص بندہ تیرے حضور قیام وقُعود رُکوع سُجود سے سر جھکائے حاضر ہوا ہے اپنے جود وکرم سے انکی مغفرت فرما، انکی اگلی منزلوں اور مسافتوں کو آسان فرما، انکی لحد کو باغیچہ فردوس بنا، اور انکے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو جادہ مستقیم پر چلنے کے ساتھ تو اپنے پسندیدہ بندے بنا۔ آمین یاربَّ العالمین

الا یا ساکن القصر المعلٰی ستُدفن عن قریب فی التراب
لنا ملک ینادی کل یوم لدوا للموت وابنوا للخراب